سوال

(45) عقیقہ ساتویں دن کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں مسئلہ عقیقہ پر اختلاف ہے۔ ایک فریق کا موقف ہے کہ عقیقہ صرف ساتویں روز ہی ہوسکتا ہے اور عقیقہ کے جانور کےلئے ان شروط کا ہونا ضروری ہے جن کا قربانی کے جانور کےلئے ہونا ضروری ہے مثلاً مسنہ، ہر قسم کے عیب سے پاک، موٹا تازہ ہونا وغیرہ۔ دوسرے فریق کا موقف ہے کہ عقیقہ سنت تو ساتویں روز اور اکیسویں روز ہے لیکن اگر طاقت نہ ہو تو زندگی میں جب بھی طاقت ہو کیا جاسکتا ہے اور عقیقہ کے جانور کےلئے ان شروط کا ہونا ضروری نہیں جن کا قربانی کےلئے ہونا ضروری ہے البتہ اللہ کی راہ میں اچھی چیز قربان کرنی چاہیے۔

عرض ہے کہ اصل مسئلہ کیا ہے؟ ماہنامہ شہادت میں جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جواب ضروری ہے، ہمارے ہاں اس مسئلہ پر کافی اختلاف ہے۔ دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ساتویں روز عقیقہ کرنے والی روایت صحیح ہے۔ اسے ابوداود (۲۸۳۸) ترمذی (۱۵۲۲) اور احمد (۷/۵) وغیرہم نے حسن بصری عن سمرہ بن جندب کی سند سے نقل کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ''حسن صحیح'' اور ابن الجارود (۹۱۰) حاکم اور ذہبی (المستدرک ۲۳۷/۴) وغیرہم نے صحیح کہا ہے۔ (نیل المقصود ۶۶۵/۲)

جس روایت میں چودہ اور اکیس دن کا ذکر ہے وہ اسماعیل بن مسلم کی وجہ سے ضعیف ہے اور قتادہ کا عنعنہ بھی ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۳۰۳/۹) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از نبوت عقیقہ کیا۔ (عبدالرزاق فی المصنف ۳۲۹/۴ ح ۷۹۶۰)

اس کا راوی عبداللہ بن محرر متروک ہے لہٰذا یہ روایت سرے سے مردود ہے۔

بہتر اور مستحب یہی ہے کہ ساتویں دن ہی عقیقہ کیا جائے تاہم حدیث: «کل غلام مرتہن بعقیقتہ» ہر بچہ اپنے عقیقے کی وجہ سے رہن (معلق) رہتا ہے۔ (المنتقی لابن الجارود: ۹۱۰ وسندہ حسن) کی روشنی میں اس کے بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

قربانی اور عقیقہ کا باہمی تعلق ہے، لہٰذا حدیث: «من احب ان ینسک عن ولدہ» جو شخص اپنے لڑکے کی طرف سے قربانی کرنا چاہیئے۔ الخ (سنن النسائی ۱۶۲/۷۔ ۱۶۴ ح ۴۲۱۷ وسندہ

حسن) کی روسے بہتر یہی ہے کہ عقیقہ کا جانور بھی قربانی کے جانور جیسا ہو، البتہ قربانی والی شروط ضروری نہیں ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص184

محدث فتویٰ